

روزہ

اور رمضان

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ

لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ

روزہ کے لئے قرآن مجید، حدیث نبوی اور عربی لغت میں لفظ صوم "استعمال ہوا ہے، جس کے معنی رک جانے کے ہیں۔ اصطلاح شرع میں صوم، اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے پیٹ اور نفسِ آمارہ کی شہوت رانی سے باز رہنے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"عصا لا مساک عن الطعام والشراب والوقاع بنية خالصة لله عز وجل"

کہ "خالص رضائے الہی کی نیت سے کھانے پینے اور مجامعت سے رک جانے کا نام روزہ ہے" قرآن مجید کی مندرجہ ذیل آیت بھی یہی مفہوم حاصل ہوتا ہے:

فَالَّذِينَ بَشَرُوا مِنِّي مَا كُتِبَ لَهُمُ وَلَا لِشَرِّهِمْ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ

من الضبط الاسود من الفجر ثم اتسوا الصيام الى الليل " الآية

یعنی مجامعت اور کھانے پینے کی اجازت صبح صادق تک ہے، پھر رات تک روزہ کو پورا کرنا یعنی ان

باتوں سے باز رہنا ہوگا۔

روزہ کی حقیقت:

قرآن مجید میں ہے:

"يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون"

کہ اسے ایمان والوں تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی بن جاؤ۔^۹

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ روزہ تمام عبادات میں سے ایک انفرادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام کے دیگر ارکان ظاہری ہیں۔ مثلاً نماز پوشیدہ نہیں رہ سکتی، مسجد میں نماز کے وقت ایک بچہ مغیر جمع ہوتا ہے، بیسیوں یا سینکڑوں آدمی ایک دوسرے کے ساتھ اور ایک دوسرے کے سامنے نماز ادا کرتے ہیں، یہی حال حج کا ہے، زکوٰۃ بھی کم از کم دو آدمیوں پر ظاہر ہوگی، ایک دینے والا اور دوسرا لینے والا، لیکن روزے کا معاملہ ان تمام سے مختلف ہے۔ یہ راز سوائے روزہ دار کے اور اللہ اعلم المہکمین کے کوئی دوسرا نہیں جان سکتا کہ کون روزہ دار ہے اور کون روزہ سے نہیں۔ شدید گرمی میں روزہ دار دن میں کئی مرتبہ کھلی کرتا ہے۔ اور اگر وہ پانی کے چند قطرے یا گھونٹ پیٹ میں اتارنا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے اس فعل سے باز رکھ سکتی ہے اور نہ ہی اس کی اس حرکت کو نوٹ کر سکتی۔ ہر، لیکن اس کے باوجود وہ ایسا نہیں کرتا، یہ احساس کہ اللہ سے اس کی کوئی بات، کوئی فعل اور کوئی حرکت پوشیدہ نہیں، اسے پانی پینے کی شدید خواہش پر قابو پانے میں مدد دیتا ہے اور وہ حکم الہی کی حکم عدولی سے باز رہتا ہے۔ گویا وہ صرف اللہ کے ڈر سے تنہائی میں پانی نہیں پیتا مگرے میں بند ہو کر کھانا نہیں کھاتا اور نفس کی ہر ایسی خواہش کو سختی سے دبا دیتا ہے جو روزہ کی حالت میں اس کے لئے جائز نہیں۔ پس یہی خثیبت البنی تقویٰ ہے اور روزہ کی وجہ سے اللہ اور اس کے بندے کے درمیان ایک خاص تعلق قائم ہو جاتا ہے جس میں غیر کی رسائی نہیں ہوتی۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«الصوم لی وانا اجزی بہ»

کہ روزہ لایک ایسی منفرد عبادت ہے جو صرف میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

روزہ دار کے لئے روزہ میں طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک حلال چیزیں بھی حرام ہو جاتی ہیں تو جو چیزیں اس پر ہمیشہ سے حرام ہیں، ان سے تو وہ بطریق اولیٰ پرہیز کرے گا۔ چنانچہ برائیوں سے اجتناب کی تہربت اور ٹریننگ روزہ دار کی پوری زندگی کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگی، جذبات کا جنون ختم ہوگا، نفس زہر ہوگا اور روحانی قوتیں جاگ اٹھیں گی۔ نتیجہً حق کی تابعداری اس کے لئے آسان ہو جائیگی اور احکام ربانی کی قدر و منزلت اس کے دل و دماغ میں گھر کر جائیگی۔

اس لحاظ سے روزہ کو محض فاقہ قرار دینا قطعاً غلط ہوگا۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے۔ جبکہ رسول اللہ صلی اللہ

ﷺ کیونستوں کو یہ وہم ہے کہ چونکہ ابتدا سے اسلام میں غربت تھی اس لئے روزے کا حکم دیا گیا (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

طیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی ہمارے پیش نظر ہے:

« ليس الصوم من الاكل والشرب انما الصوم من اللغو والرفث »

کہ روزہ محض کھانا پینا چھوڑ دینے کا نام نہیں بلکہ اصل میں بیہودہ اور گندی باتوں سے پرہیز کا نام روزہ ہے۔

نیز فرمایا:

« من لم يبدع قول الزور والجهل والعمل به فليس لله حاجة ان يمدح طعامه و شرابه »

کہ جو شخص غلط بیانی، جہالت کی باتیں اور جاہلانہ حرکتیں (روزے کی حالت میں) ترک نہیں کر سکتا تو اللہ تعالیٰ قطعاً اس بات کی ضرورت نہیں کہ (ایسا روزہ دار) اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔ (کیونکہ اس کا روزہ رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہے)۔

ان احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ روزہ کو ناقہ کبنا ہرگز بعت نہیں بلکہ یہ ایک مستقل اور منفرد عبادت ہے جس کے اثرات انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی پر مرتب ہوتے ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید میں اس کی جزا «تلكم تتقون» (تاکہ تم متقی بن جاؤ) بیان کی گئی ہے۔ متقی اور پرہیزگار وہی ہوتا ہے جو ممنوعات سے پرہیز کرتا، احکام خداوندی کو حوزبان بناتا اور فرما میں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو اپنی زندگی کا نصب العین بنا لیتا ہے۔

اور شاید روزہ اپنے انہی دور رس نتائج کی بنا پر ایک عالمگیر حقیقت کا حامل رہا ہے۔ تاریخ عالم کے مطالعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آج تک جتنے بھی مذاہب گزرے ہیں، روزہ کسی نہ کسی صورت میں سب میں موجود رہا ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ «كما كتب على الذين من قبلكم» صاف بتلا رہے ہیں کہ روزہ ام سالیقہ پر بھی فرض رہا ہے۔

روزہ اور رمضان؛ مجمع البیان میں ہے کہ «سعی رمضان لاندء يرمض الذنوب» یعنی اس

ابقہ حاشیہ صفحہ گزشتہ، حال نکر یہ واقعات کے بالکل خلاف ہے۔ ستمہ میں روزے فرض ہوئے اور اسی سال جنگ بدر ہوئی، اور جنگ بدر کے بعد مسلمانوں کی حالت روز بروز بہتر ہوتی چلی گئی، فراخی کے دن آنے لگے۔ اگر روزہ کی فرضیت کی بنیاد غرمت ہوتی تو روزے ہجرت سے بہت پہلے فرض ہو جانے چاہئیں تھے جبکہ مسلمانوں کی حالت انتہائی تنگدستی کی تھی۔

ماہ کا نام رمضان اس لئے پڑا کہ یہ مہینہ روزہ داروں کے گناہ جلا کر ختم کر دیتا ہے۔ صاحب قاموس لکھتے ہیں:

”سَبَّحِيْرًا مَعْنَا لَا يَنْتَبِهُ يَصْرِفُ الذُّنُوبَ“

کہ گناہوں کو جلا کر ختم کر دینے کی وجہ سے اس ماہ کو رمضان کہا جاتا ہے۔

”رمضان“ کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ سان پر تیر کے پھالے کو رکھ کر دوسرے لڑھے سے کوٹنا، تاکہ پتلا تیز اور سیدھا ہو جائے۔ اسی طرح نفسِ انسانی کو رمضان کے سان پر رکھ کر روزے کے ہتھوڑے سے کوٹا جاتا ہے تاکہ یہ جذباتی نہ ہو بلکہ عقل و حکمت میں نیز ہو، سیدھی راہ پر چلنا اس کے لئے آسان ہو، اور اس کا دل نرم پڑ جائے تاکہ ذکرِ خداوندی اثر کرے۔ چونکہ ایسے پُر مغز معانی کسی اور ماہ کے نام میں نہیں پائے جاتے اور عربی لغت میں ہر چیز کو اس کی اصلیت سے خصوصاً مناسبت ہوتی ہے اس لئے عین مناسب تھا کہ روزہ جیسی ریاضتِ نفس ماہِ رمضان میں ہوتی۔

رمضان اور قرآن :

قرآن مجید اسی ماہِ رمضان میں نازل ہوا۔ اور قرآن مجید امتِ مسلمہ کے لئے ایک ایسی بابرکت اور ابدی نعمت ہے کہ اگر پوری امت تمام عمر شکرگزاری کا موقع ملتا جائے تو بھی شکر یہ ادا نہیں ہو سکتا لیکن چونکہ اپنی کوشش ضروری ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شکر بجا آوری کا اظہار روزہ سے کرتے تھے اس لئے ضروری ہوگا کہ ماہِ رمضان میں روزے رکھے جائیں تاکہ اس نعمتِ عظمیٰ کے حصول پر زیادہ سے زیادہ اظہارِ شکر کیا جائے چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۗ

فَمَن شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۗ

کہ ”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید اتارا گیا، جس میں لوگوں کے لئے ہدایت، دلائل اور معجزے ہیں۔ لہذا اس نعمت کا شکر یہ اسی صورت میں ادا ہو سکتا ہے کہ، جو بھی اس مہینے کو پالے وہ روزے رکھے۔“

احکام و مسائل

مشکوٰۃ دن کا روزہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بغار یا بادل ہو تو مشکوٰۃ دن کا روزہ نہ رکھو بلکہ شعبان کے تیس

(مشفق علیہ)

دن پورے کرو۔

رویت ہلال :

رمضان المبارک کے چاند کے لئے ایک اور عید کیلئے دو مسلمان متبع شریعت کی شہادت ہونی چاہیے (البرادہ ترمذی، نسائی، ابن ماجہ وغیرہ)

ضروری وضاحت :

اسلامی تقریبات قمری مہینوں پر منحصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

”إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللَّهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مِنْهَا أَسْرًا بَعَثْنَا هُنَا“

کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مہینوں کی گنتی بارہ ہے جن سے چار حرمت کے ہیں اور یہ بات بالکل واضح ہے کہ حرمت کے چار ماہ صرف قمری ہی شمسی نہیں۔ نیز شمسی مہینوں کا خود ساختہ حساب اسلام ایسے عالمگیر مذہب کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ شہروں کے پڑھے لکھے لوگ تو ڈائریاں بھی لکھتے ہیں اور شمسی یا قمری تقویم کا حساب بھی لگا سکتے ہیں، لیکن دیہاتوں، جنگلوں اور پہاڑوں میں بسنے والا انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اس کے لئے یہی آسان ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھ لیا یا عید منائی اور یہ بات ویسے بھی اسلام کی روح ”الْحَيَاتُ بَيْنَ يَدَيْهِ“ کے عین مطابق ہے جس پر ہر کس دن اکس عمل کر سکتا ہے کیونکہ یہ دین صرف پڑھے لکھے لوگوں یا شہر میں بسنے والوں کا دین نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کا دین ہے جو مسائل میں عالم سے زیادہ جاہل اور طاقت ور سے زیادہ کمزور کا لحاظ رکھتا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ موجودہ ترقی یافتہ دور میں بھی گھڑیوں اور ڈائریوں کے اس قدر عام ہو جانے کے باوجود ہمارے دیہات کے بسنے والے لوگوں اور بڑے بوڑھوں کو ستاروں سے وقت اور چاند سے تاریخیں معلوم کرنے میں زیادہ آسانی ہے۔ لہذا یہی مناسب تھا کہ روزوں کا حساب بھی قمری مہینوں کے حساب سے ہی رکھا جاتا۔ لہذا اس کے لئے اسلام سے رویت ہلال (بصری) کا اعتبار کیا ہے۔

علاوہ ازیں شمسی مہینوں کا حساب یوں بھی الجھن کا باعث ہوتا کہ بعض علاقوں کے ہمیشہ سردیوں میں روزے رکھتے اور بعض علاقوں کے لوگ ہمیشہ گرمیوں میں، مثلاً ہمارے ہاں نومبر دسمبر ہمیشہ سردیوں میں آتے ہیں اور جون جولائی ہمیشہ گرمیوں میں، اور جب ہمارے ہاں براعظم ایشیا میں سردی ہوتی ہے تو جنوبی امریکہ، آسٹریلیا اور جنوبی افریقہ کے ملکوں میں سخت گرمی ہوتی ہے۔ لہذا اس سلسلہ میں مساوات قائم نہ رہتی۔ اور یہ بات اللہ ارعہم الراحمین کی رحمت سے بعید ہے کہ اپنے بعض بندوں کو انتہائی آسانی بخشنے اور بعض کو انتہائی مشقت میں ڈالے۔

چاند دیکھنے کی دعا

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیا چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھتے تھے :

«اللّٰهُمَّ اهدنا علينا يا لاه من والايه ان والسلامة والاسلام يا هلال مہربى ويا برك اللّٰه» (ترمذی)

روزہ کی نیت :

روزہ عبادت ہے اور سہ عبادت کے لئے نیت ضروری ہے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ کی نیت قبل فجر نہ کی اس کا روزہ نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، دارمی، ابن خزیمہ، ابن حبان، دارقطنی)

ترباتی نیت بدعت ہے :

نیت دل کے ارادے کا نام ہے، زبانی نیت بدعت ہے۔ آج کل جو الفاظ «و بھوم عند لوت من شہر رمضان» نیت روزہ کے لئے مروج ہیں، ان کا کوئی ثبوت نہیں۔

سحری کا وقت :

حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سحری اور نماز (اذان) میں پچاس آیات پڑھنے کا رقعہ ہوتا تھا۔ (بخاری)

سحری کھا نا سنت اور باعثِ برکت ہے :

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا :

«تسحروا فان في السحور بركة»

کہ «سحری ضرور کھاؤ، اس میں برکت ہے» (بخاری، مسلم)

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا :

- ۱۔ بھول کر کھانا پینا
- ۲۔ خوشبودار سرسبز لگانا
- ۳۔ مسواک کرنا
- ۴۔ سر اور بدن پر تیل لگانا
- ۵۔ آنکھ، ناک یا کان میں دوائی ڈالنا، پچھنے لکوانا بشرطیکہ کمزوری کا ڈرنہ ہو۔
- ۶۔ ہنڈیا کا ٹک چکھ کر فوراً تھوک دینا۔
- ۷۔ روزہ رکھ کر صبح صادق کے بعد غسل جنابت کرنا
- ۸۔ اختلام ہونا
- ۹۔ گودنبار، کبھی چھپر کا حلق میں اتر جانا۔ تلاب وغیرہ میں غوطہ لگانا جس سے پانی ناک یا حلق کے ذریعے اندر

نہ جائے۔

۱۰۔ ناک میں بغیر مبالغہ پانی ڈالنا۔

مسوڑھے کے خون، یا کالی گنے بعد پانی کی تری کا یا دانت میں غیر محسوس ریزوں کا تھوک کے ساتھ اندر چلے جانا۔

۱۲۔ بیوی کا بوسہ لینا یا محض چمکانا ہونا مگر جوان کو اس سے پرمیٹز کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱۳) گنے آنا جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؛

- | | |
|--|---|
| ۱۔ دانستہ کھانا پینا | ۲۔ جماع کرنا |
| ۳۔ خود قے کرنا | ۴۔ تسواری لینا |
| ۵۔ حقہ سگریٹ پینا | ۶۔ ناک میں پانی یا دوائی مبالغہ سے چڑھانا کہ حلق کے |
| ۷۔ چغلی، قہیت کرنا (اس سے مراد تھکیر ہے) | اندھ آ کر جائے۔ |

کفارہ :

بلا عذر شرعی روزہ توڑنے کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، اس کی طاقت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو (بیک وقت) کھانا کھلائے۔ (بخاری، افطار میں جلدی :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطره

”کہ جب تک لوگ افطاری میں جلدی کریں جھلائی میں رہیں گے۔“ (بخاری و مسلم)

فاری کس چیز سے مستون ہے؛

حضرت انسؓ فرماتے ہیں :

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے قبل ترکھو روں سے روزہ افطار فرماتے، ترمہ ہوتیں سے اور یہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے۔

فاری کی دعا :

اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۝

ترجمہ : اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے سے افطار کیا۔ آج کل جو اس دعا میں ”بیک آمنت و عیلت توکلت“ کا اضافہ ہوا ہے، غلط ہے، کسی حدیث

میں یہ الفاظ موجود نہیں۔

۴۔ "ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجران شاء الله" (البداء واد)۔

ترجمہ: پیمان بھگ گئی، رگیں آسودہ ہو گئیں اور ان اشار اللہ اجر ثابت ہو گیا۔

مریض اور مسافر:

(قرآن مجید)

مریض اور مسافر کو دوران سفر و مرض روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے مگر بعد میں قضا دینی ہوگی۔

شیخ فانی:

اگر کسی مرد اور عورت پر ایسا بڑھا چلا گیا ہے کہ اب طاقتور اور تندرست ہونے کی توقع نہیں تو وہ روزہ نہ رکھیں، روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیا کریں۔ ۱۷ (قرآن مجید)

حاملہ اور مرضعہ:

۱۔ حاملہ اور مرضعہ کو اگر خوف ہو کہ روزہ سے بچہ کو نقصان پہنچے گا تو اس کو بھی روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے۔ (البداء واد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

ب۔ روزانہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اگر ممکن ہو تو بعد میں قضائی بھی دے (ابن کثیر)

فضائل روزہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بہت سے فضائل احادیث میں منقول ہیں۔ چند احادیث

درج ذیل ہیں۔

گناہوں کی معافی:

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا:

«من صام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه»

«ہیں کہ جو شخص ایمان کی حالت میں نیکی کے شوق سے روزہ رکھے اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے

جنت میں داخلے کے لئے خاص دروازہ:

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے:

«في الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى الدريان لا يدخله الا الصائمون»

کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک کا نام دریان ہے جس سے صرف روزہ داری

داخل ہوں گے۔"

صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت ہے :

"ابن آدم کے تمام عمل دس گن سے سات سو گن تک شمار ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، مگر روزہ کہ وہ میرا ہے اور میں ہی اس کی جزا بھی دیتا ہوں۔ اس نے میری خاطر اپنی شہوت اور کھانا پینا چھوڑا، لفظ کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، ایک افطاری کے وقت اور دوسری خداوند کریم سے ملاقات کے وقت، روزہ دو کے منہ کی بڑی اللہ تعالیٰ کے ہاں کستوری سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ ڈھال ہے، تو جب کسی کا روزہ ہو تو نہ عمرتوں سے میل ملاپ کرے اور نہ ہی شور مچائے، اگر کوئی گالی دے یا جھگڑے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔"

بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ روزہ ڈھال ہے لیکن اسے پھاڑ نہ دے، پوچھا گیا، یا رسول اللہ ﷺ پھاڑنا کیسا، فرمایا کہ جھوٹ اور ضیبت سے! (جمع الفوائد)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کرتے ہیں :

"روزہ اور قرآن دونوں بندے کی سفارش کرتے ہیں، روزہ کہتا ہے کہ میں نے اسے کھانے اور پینے سے روکا ہے، میری سفارش قبول فرمائی اور قرآن مجید کہتا ہے کہ میں نے اسے رات کو نیند سے روکا ہے، میری سفارش مان لیں، اللہ تعالیٰ دونوں کی سفارش قبول فرماتے ہیں،" دیہتی شعب اللہیہ روزہ سے معرفت الہی پیدا ہوتی ہے :

روزہ کی تین سیٹی ہیں، پہلی یہ کہ انسان کھانے پینے سے پرہیز کرے، دوسری یہ ہے کہ روزہ ہر قسم کے گناہوں سے بچے اور تیسری اور آخری سیٹی یہ ہے کہ دنیاوی، پراگندہ خیالات سے منہ موڑ کر خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے۔

چنانچہ علامہ محمد بن احمد المحلی المتوفی ۸۵۰ھ کہتے ہیں :

"روزے کی عمومی حیثیت یہ ہے کہ انسان، پیٹ، شرم گاہ اور ہر عضو کی خواہش کو دبائے، اس کی خصوصیت یہ ہے کہ کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بلکہ تمام اعضاء کو گناہوں سے روکے لیکن اس کی آخری سیٹی یہ ہے کہ روزے دار خداوند تعالیٰ سے خائف کر دینے والی ہر شے سے بے نیاز ہو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رخ کرے بس اسی پیدا شدہ صورت سے معرفت الہی پیدا ہوتی ہے اور یہ سب کچھ خداوند تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی

کی خاطر جھوکا رہنے سے حاصل ہوتا ہے۔

روزے سے دماغی قوتیں بڑھتی ہیں :

جب صحت درست ہو تو دماغ بھی صحیح کام کرتا ہے اور صحت کا انحصار معدہ کی درستی پر ہے جبکہ کھانے پینے کی پرہیز معدہ کو درست رکھنے کی بنیاد ہے۔ لہذا روزے سے دماغی قوتوں میں غلبہ اضافہ ہوتا ہے۔ مزید برآں روزہ براہ راست بھی دماغ پر اثر انداز ہوتا ہے۔ جگر کا کہنا ہے کہ جب معدہ پر ہو جائے تو دماغی قوتیں کام نہیں کرتیں اور جب معدہ خالی ہو تو تمام جسمانی قوتیں اپنا اپنا کام شروع کر دیتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”يَا بَنِيَّ إِذَا مَنَّكَ الْمَعْدَةُ نَامَتِ الْفِكْرَةُ وَخَرَسَتِ الْحِكْمَةُ وَقَعَدَتِ الْأَعْضَاءُ عَنِ الْبِلَادَةِ“

کہ اے میرے بیٹے، جب معدہ بھر جاتا ہے تو عقل و فکر کا مادہ سو جاتا ہے، حکمت گونگی ہو جاتی ہے اور اعضاء عبادت سے کترانے لگتے ہیں۔“

علامہ محمد بن عبدالرحمان بخاریؒ کہتے ہیں کہ:

پیٹ کے مناسب بھوکا رہنے سے کئی قسم کے حواس کی بھوک زائل ہو جاتی ہے۔ اور اس کے سیر ہونے سے آنکھ، زبان، ہاتھ اور شرمگاہ بھوکے ہو جاتے ہیں۔ لہذا پیٹ کو مناسب بھوکا رکھنا ہی بہتر ہے جو ان حواس کی سیری کا باعث ہے۔“

_____ اور پیٹ کو مناسب بھوکا رکھنے کے لئے روزے سے بہتر کوئی طریقہ نہیں!

روزہ ایک دوسرے سے ہمدردی سکھاتا ہے:

جب بھوک ستاتی ہے تو دل میں ان لوگوں کا احساس پیدا ہوتا ہے جو اکثر بھوکے رہتے ہیں۔ روزہ کی وجہ سے روزہ دار کے دل میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ہمدردی کا جذبہ ابھر آتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم سے ایک طویل حدیث میں جو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ذکر ہے کہ:

”وَعُوْشَرُ صَبْرٍ وَالصَّبْرُ قَوَابِلُ الْجَنَّةِ وَشَهْرُ الْمُرَاةِ وَشَهْرٌ يَزَادُ فِيهِ رِزْقَ الْمُؤْمِنِ“

(مشکوٰۃ، بحوالہ بیہقی)

”رمضان صبر کا مہینہ ہے جس کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی کا مہینہ ہے، اس میں ایمان

رزق بڑھ جاتا ہے۔“

الغرض روزہ سے ہمیں دینی و دنیوی امداد ہدی اور وقتی ہزرقم کے فوائد بے شمار آتے ہیں۔ خدا کرے

ہم روزے اور رمضان کی تمام سعادتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ سکیں، آمین!

نماز تراویح؟

آٹھ رکعت سنت نبوی ہے - (بخاری شریف عن عائشہؓ)

حضرت عمرؓ نے ابی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو حکم دیا تھا کہ رمضان المبارک میں لوگوں کو گیارہ رکعت پڑھائیں (یعنی آٹھ تراویح اور تین وتر)

تراویح دو دو کر کے پڑھی جائیں، نماز وتر کی تعداد ایک سے نو تک ہے پڑھنے کے طریقے مختلف ہیں

دعا کے قنوت:

حضرت حسنؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نماز وتر میں جب کہ میں رکوع سے

سراٹھاؤں اور صرف سجدہ باقی رہ جائے، یہ دعا سکھائی:

«اللَّهُمَّ اِنَّا فِيْمِنْكَ هَدَيْتْ وَهَارَفْنَا فِيْمِنْكَ عَاقِبْتْ وَكَلَمْنَا فِيْمِنْكَ تَوَلَّيْتْ وَبَارِكْنَا فِيْمَا اَعْطَيْتْ وَفَتَانَا شَرًّا مَا قَضَيْتْ فَاِنَّكَ تَفْخِي وَرَا يُقْضَى عَلَيْكَ اِنَّهُ لَا يَزِيْلُ مِنْ رَايْتْ وَلَا يَدْعُو مِنْ عَادِيْتْ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتْ سَتَعْفِرْكَ وَتُتَوَّبُ اِلَيْكَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى النَّبِيِّ ؑ» (بیہقی ج ۲، ص ۲۱۰)

دعا کے قنوت میں مقدماتوں کا آئین کہنا صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے۔ (قیام الیل، عون المعبود)

یلۃ القدر:

رمضان المبارک میں ایک رات ایسی بھی ہے جس میں قیام کا ثواب ایک ہزار مہینے کی عبادت سے افضل ہے

قرآن مجید سورۃ القدر میں اس کا ذکر ہے۔ یہ وہ مبارک رات ہے کہ جس میں قرآن مجید لوح محفوظ سے آسمان دنیا

پر نازل ہوا۔ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے صبح صادق کے طلوع تک صلا کے علم ہوتی ہے کہ ہے

کوئی بخشش طلب کرنے والا کہ میں اس کے گناہ بخش دوں؟

”ہے کوئی رزق مانگنے والا کہ میں اس کو رزق دوں؟“

”ہے کوئی جنت کا طالب کہ میں اس کی مراد پوری کروں؟“

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

”اس رات کو رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو (بخاری)

حضرت عائشہؓ ہی فرماتی ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر میں یلۃ القدر پانچویں

کامیاب ہو جاؤں تو کون سی دعا پڑھوں! آپ نے فرمایا:
 «اللَّهُمَّ إِنَّكَ مُعْتَدٌ نَحَيْتُ الْعَفْوُ فَأَعْفُ عَنِّي» (مشکوٰۃ)

اعتکاف :

عبادت کی نیت سے اپنے آپ کو مسجد میں بند کر لینا اعتکاف کہلاتا ہے۔ یہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اہل بیت المؤمنین بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں۔ متکلف حضرات ۲۰ رمضان کو نماز مغرب سے پہلے مسجد میں جائیں اور اکیسویں کو نماز فجر کے بعد جائے اعتکاف میں داخل ہو جائیں اور عید کا چاند دیکھ کر باہر نکلیں۔

مسائل عید الفطر

- ۱۔ عید کے دن غسل ضرور کیجئے۔
- ۲۔ بہترین خوشبو استعمال کیجئے۔
- ۳۔ نماز کے لئے کچھ کھا کر جائیے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم طاق کھجوریں کھا کر جاتے تھے۔
- ۴۔ عید کے لئے پیدل جانا بہتر ہے۔
- ۵۔ عورتیں بھی سادہ لباس پہن کر عید گاہ میں ضرور جائیں۔
- ۶۔ عید کی نماز سے قبل صدقۃ الفطر ادا کرنا ضروری ہے۔ ۲ سیر گیہا رہ چھٹانک فی کس گندم یا اس کی قیمت ادا کریں۔
- ۷۔ عید الفطر کی نماز کھلے میدان میں ادا کرنا سنت ہے۔
- ۸۔ عید کی نماز میں اذان و اقامت کی ضرورت نہیں۔
- ۹۔ عید کی نماز میں کل بارہ تکبیریں ہیں۔ یہ تکبیریں قرأت سے پہلے ہوں گی پہلی رکعت میں سات اور دوسری میں پانچ۔ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد سات تکبیریں ہوں گی۔ دوسری میں تکبیر اتقال کے بعد پانچ تکبیریں ہوں گی۔
- ۱۰۔ خطبہ نماز کے بعد دیا جاتا ہے جو سننا ضروری ہے۔
- ۱۱۔ عید کی مبارک باد اپنے احباب کو ملنے وقت دیجئے اور یہ الفاظ کیجئے :
- ۱۲۔ عید گاہ آتے اور جاتے وقت راستہ بدل لیجئے۔

- ۱۳ - عید سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں۔
 ۱۴ - نماز عید کی بھی دوسری نمازوں کی طرح قضا ردی جاسکتی ہے۔
 ۱۵ - عید الفطر کے دن اللہ تعالیٰ اس قدر لوگوں کو جہنم سے آزاد کر دیتے ہیں جس قدر سارے رمضان میں آزاد کئے جاتے ہیں۔
 ۱۶ - عید کے روز صاف ستھرے لباس پہننا چاہیے۔

- ۱۷ - بعض لوگ عید کے روز زیارتِ قبور کے لئے جاتے ہیں۔ حالانکہ اس کا کوئی ثبوت نہیں۔
 ۱۸ - عید کے دن عید گاہ کے راستے میں نماز سے قبل یہ تکبیریں ہر مسلمان یا ارباب بند پڑھے۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ

واللہ اکبر واللہ اکبر واللہ الحمد

عید کے جشنِ مسرت میں اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کا پہلو موجود ہے کہ ایک روزہ دار جس نے پورا مہینہ بھوک و پیاس اس لئے برداشت کی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل ہوگی، بعد عید کے دن یقیناً اسے خوشی ہوگی کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی اور اجر کا مستحق ٹھہرا۔ قرآن مجید نے اسی نغمہ کی طرف اشارہ فرمایا ہے:

«وَلتکملوا العدة ولتکبروا واللہ علی ما ہدکم ولعلکم تشکرون»
 «تاکہ تم (روزوں کی) گنتی کو پورا کرو اور اللہ تعالیٰ نے جو سیدھی راہ تم کو دکھائی ہے، اس نعمت پر اس کی بڑائی بیان کرو تاکہ تم شکر گزار بنو»

قاری محمد انور کی نمایاں کامیابی

جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے ہونہار طالب علم الحافظ القاری محمد انور کو ٹی وی مقناقی، برادر جناب محمد اسلم میخیر، السلام، گوجرانوالہ جامعہ محمدیہ تجوید القرآن چوک نیائیں گوجرانوالہ کے ۱۶ شعبان المعظم ۱۳۹۸ھ کو ہونے والے تجوید و قرأت کے امتحان میں سو فیصد اور درس نظامی کی ابتدائی دو کلاسوں کی کتابوں میں ۹۶٪ نمبر حاصل کر کے پورے جامعہ میں اول آئے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دین و دنیا میں ایسی ہی کامیابیوں اور کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین!